وضو

دنیا کے کاروبارِ حیات میں دھنسے ہوئے ایک شخص کو کیا محض پکارنے (اذان) سے ایک یاد میں سے نکال کر یکا یک دوسری یاد میں جذب کیا جاسکتا ہے؟ کمپیوٹر کی سکرین پر کھلی ہوئی کئی فائلوں کی موجودگی میں ایک نئی فائل کھولنے کیلئے بعض پرانی فائلوں کو پہلے بند کرنا پڑتا ہے اور اُس کے شعور (RAM) کو تروتازہ (refresh) کرنا پڑتا ہے۔ کمپیوٹر کے شعور (RAM) کے حجم کے تناسب سے اِس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اِنسان کا ذہن بھی اسی طرح کام کرتا ہے۔ جس کام بھی میں وہ مصروف ہے اُس کام سے تعلق رکھنے والی تمام معلومات اُس کی یاداشت میں سے قطع ہو کر اُس کے شعور میں موجود ہوتی ہیں اور وہ یکا یک ان تمام معلومات کو بھلا کر اُس کام سے بالکل مختلف نوعیت کی معلومات کو ذہن کی یاداشت سے نکال کر اُن پر شعوری دسترس نہیں رکھ سکتا۔ اِنسان کو بھی اپنے شعور (RAM) کو تروتازہ (Refresh) کرنے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ وہ تمام معلومات جن پر وہ پہلے شعوری طور پر سوچ بچار اور عمل کر رہا تھا واپس یاداشت میں محفوظ ہو جائیں اور صرف وہ معلومات اُس کے شعور میں رہیں جو اُسے اِس نئے عمل کیلئے درکار ہیں۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمۡتُمۡ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغۡسِلُواْ وُجُوهَكُمۡ وَأَيۡدِيَكُمۡ
إِلَى ٱلۡمَرَافِقِ وَٱمۡسَحُواْ بِرُءُوسِكُمۡ وَأَرۡجُلَكُمۡ إِلَى ٱلۡكَعۡبَيۡنِۚ

''اے ایمان لانے کا اقرار کرنے والو! جس وقت تم نماز کیلئے (پکار پر) اٹھتے (قصد کرتے) ہو تو اِس کے سبب اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں کی جانب تک دھولو۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ اور اپنے پاؤں ٹخنوں کی جانب تک دھوؤ'' (حوالہ المائدہ۔٦)

اللہ رب العزت نے وضو کی صورت میں وہ نعمت عطا فرمائی ہے جو دنیاوی زندگی کے جھنجٹ کے ماحول میں الجھے ذہن کو وہاں سے نکال کر ایک بالکل مختلف اور نئی دنیا میں جانے کے تصور، سوچ سے آشنا کرتا ہے۔ یہ اقدام انسان کو اُس کیفیت میں لانے کی تیاری ہے جس میں دنیا کے معاملات سے اعصابی رابطے کو بڑی حد تک منقطع کرتے ہوئے ذہن مالک الملک کے حضور پیش ہونے کے خیال میں مرکوز ہو جائے کہ خشوع نماز کی روح ہے۔ نماز کو قائم کرنے کا قصد کرنے پر جسم کے اُن حصوں کو پانی سے دھونے کا کہا گیا ہے جو دنیا کے ہر مقام پر عمومی طور پر لباس سے ڈھکے ہوئے نہیں ہوتے۔ چہرے اور ہاتھوں کو پانی سے دھونا تھکاوٹ، واماندگی اور ذہن کے جھنجھٹ کو کم کر کے تروتازگی کا ایک نیا احساس پیدا کرتا ہے۔

إِذَا ظرف زمان ہے، ''جب، جس وقت''۔ یہ شرط کے مفہوم میں آتا ہے۔ ''اِغۡسِلُوۡا'' امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اس کا مادہ ''غ س ل'' ہے جس کے بنیادی معنی پانی بہا کر کسی چیز کو میل کچیل سے پاک کرنا ہیں۔ سب سے پہلے چہرہ دھونے کا کہا گیا اور چہرے

پر انسان کو پانی ڈالنے اور دھونے کیلئے ہاتھوں کو استعمال کرنا پڑتا ہے اور اُس کے بعد ''واوٗ عاطفہ'' کے ساتھ کہا کہ ہاتھوں کو کہنیوں کی جانب تک دھوؤ۔ ترتیب واضح ہوگئی کہ ہاتھوں کو دھونے کے بعد چہرے کو دھویا جائے اور پھر ہاتھوں سے کہنیوں کی جانب تک دھویا جائے۔

ہاتھ اور کہنی ایک دوسرے سے مختلف جسم کے اجزاء ہیں۔ اور ہاتھ سے لے کر کہنی تک بازو کا اگلا حصہ (fore arm) کہلاتا ہے۔ حرف ''إِلَىٰ'' زمان یعنی وقت اور مقام یعنی جگہ دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے اور معنیٰ ''اس جگہ، مقام کی طرف، اس مقام تک'' ہیں۔ اور مسح کے معنیٰ کسی ایک چیز پر ہاتھ پھیر کر اُس کو پونچھنا ہیں۔ سر کھوپڑی (skull) جسم کا ایک جزو ہے۔ اور آخر میں کہا کہ اپنے پاؤں ٹخنوں کی جانب تک۔ پاؤں اور ٹخنے ایک دوسرے سے مختلف جسم کے دو اجزاء ہیں۔ ہاتھوں اور کہنیوں کی طرح یہاں بھی دو اجزاء کے مابین حرف ''إِلَىٰ'' استعمال ہوا ہے جس سے واضح ہے کہ پاؤں کو ٹخنوں کی جانب تک دھونا ہے۔

Head (skull) is one single thing; while

Hand and elbow are two different things. "Hands be washed towards and up to elbow"; similarly Feet and ankle are two different things. Ankle is a joint between the foot and leg. Feet be washed towards and upto ankle.

انسان کی جلد اُس کے جسم کا سب سے بڑا جزو (organ) ہے جس کے اوپر کے خلیے ہر وقت مرتے رہتے ہیں۔ ایک منٹ کے دوران شاید تیس چالیس ہزار خلیے مر کر انسان کے جسم کا حصہ نہیں رہتے اور اُن کی جگہ نئے پیدا ہونے والے خلیے لیتے رہتے ہیں۔ یہ مردہ خلیے جلد کے اوپر چمٹے رہتے ہیں اور جسم سے خارج ہونے والے روغنیات (تیل) کی وجہ سے جلد پر چپچپاہٹ پیدا کرتے ہیں۔ اور اس بناء پر فضا میں موجود جراثیم جلد پر باآسانی چپک جاتے ہیں۔ جسم کی جلد کے دوسرے مقام لباس سے ڈھکے ہونے کی بناء پر جراثیم کی یلغار سے نسبتاً محفوظ ہوتے ہیں۔ جسم کے غیر ڈھکے ہوئے حصوں کو پانی سے دھونے سے مردہ خلیے اور چکناہٹ والی جلد کی چپچپاہٹ ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جراثیم سے پہنچنے والے خطرے کے احتمال سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔